۱۹ شوالُ المکرم ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 50)

مچھلی کو ذبح کیوں نہیں کیا جاتا؟

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مچھلی کو ذبح کیوں نہیں کیا جاتا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔[2]

مچھلی کو ذبح کیوں نہیں کیا جاتا؟

سُوال: بکرے وغیرہ کو ذبح کیا جاتا ہے مچھلی کو ذبح کیوں نہیں کیا جاتا؟

جواب: مچھلی بغیر ذبح کیے کھانا حلال ہے[3] بلکہ مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں مرے ہوئے بھی حلال ہوتے ہیں۔[4] چنانچہ حدیث شریف ہے: دو مُردے اور دو خون حلال ہیں، دو مُردوں سے مراد مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خونوں سے مراد کلیجی اور تلّی ہے۔[5] مچھلی میں سے کالے رنگ کا جو گاڑھا گاڑھا مادہ نکل رہا ہوتا ہے وہ خون نہیں ہوتا اگرچہ عام طور اس کو خون بول دیا جاتا ہے مگر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ خون نہیں ہے۔[6] یاد رکھیے! صرف

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۹ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 22 جون 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲ دار الفکر بیروت

3 ...... درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۴۹۰ دار المعرفة بیروت

4 ...... درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۱۲

5 ...... ابنِ ماجه، کتاب الاطعمة، باب الکبد و الطحال، ۴/ ۳۲، حدیث: ۳۳۱۴ دار المعرفة بیروت

6 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۳۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

وہ مچھلی حرام ہے جو پانی میں رہتے ہوئے طبعی موت مر جائے۔[1] اس کے علاوہ کسی سبب سے مچھلی مری تو وہ حلال ہوگی جیسے دوائی کے ذریعے مارا یا نوک دار چیز سے مچھلی کو چوٹ لگائی اور پانی میں مر گئی تو یہ حلال ہے۔

کیا غیر شرعی رُسومات میں والدین کی مخالفت نافرمانی کہلائے گی؟

سُوال: بعض شادیوں میں دولہے کے ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ شادی میں گانے باجے، شور و غل اور موج مستیاں ہوں جبکہ دولہا اس کے خلاف ہوتا ہے تو کیا اس صورت میں دولہا اپنے ماں باپ کی مخالفت کر سکتا ہے؟ کیا یہ ماں باپ کی نافرمانی کہلائے گی؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے کہ ہم گناہوں سے بچ کر شادیاں اور دیگر تقریبات کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیے کہ جہاں اللہ پاک کا حکم آ جائے وہاں کسی دوسرے کا حکم نہیں مانا جاتا اس لیے اللہ پاک نے جن کاموں سے منع کیا ہے اگر ماں باپ انہیں کرنے کا کہیں تو وہ کام نہیں کیے جائیں گے اور اس صورت میں ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ بھی نہیں ملے گا بلکہ ضروری ہے کہ اس معاملے میں ماں باپ کی بات نہ مانی جائے اور اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات مانی جائے۔[2] گانے باجے گناہوں کے کام ہیں جبکہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گناہوں سے منع کیا ہے اس لیے شادیوں میں یہ نہیں ہونے چاہئیں لہٰذا اگر دولہا نہیں کرنے دیتا اور ماں باپ کو منع کرتا ہے تو وہ صحیح کرتا ہے۔ ماں باپ کو بھی چاہیے کہ خوشی کے موقع پر وہ بچوں کا ویسے ہی مان رکھتے ہیں تو ایسے مان کو بھی رکھنا چاہیے اور ہمیشہ کے لیے ان گناہوں سے بلکہ سب گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔

داڑھی کا شرعی حکم

سُوال: داڑھی شریف رکھنا فرض ہے یا واجب ہے یا سُنَّت ہے؟ جو لوگ نائی سے داڑھی ایک مُٹھی سے کم کرواتے ہیں اس میں کون گناہ گار ہوگا؟ داڑھی کی سیٹنگ کروانے والا یا نائی؟

---

1 ...... دُرِّ مختار، کتاب الذبائح، ۹/۵۱۱ ماخوذاً

2 ...... تفسیر خازن، پ۲۱، لقمٰن، تحت الآیة: ۱۵، ۳/۴۷۰-۴۷۱ دار الکتب العربیة الکبری مصر

جواب: داڑھی ایک مُٹھی رکھنا واجِب ہے۔[1] داڑھی منڈانا یعنی شیوڈ کروانا یا کُتر کر ایک مُٹھی سے کم کروانا یہ دونوں حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔[2] اگر کوئی شخص نائی سے داڑھی چھوٹی کروا رہا ہے تو چونکہ وہ خود اپنی مرضی سے چھوٹی کروا رہا ہے لہٰذا گناہ گار ہے اور نائی چھوٹی کر رہا ہے وہ بھی گناہ گار ہے اور اس پر ملنے والی اُجرت بھی اس کے حق میں جائز نہیں۔[3]

اللہ پاک کی محبت بڑھانے کا طریقہ

سُوال: اللہ پاک اپنے بندوں سے بہت محبت فرماتا ہے تو ایسا کیا عمل کیا جائے کہ بندوں میں بھی اللہ پاک کی محبت بڑھ جائے؟

جواب: جتنا زیادہ قرآنِ پاک کی تلاوت کریں گے، اللہ پاک کی عبادت کریں گے اور اللہ پاک کی عَظمت اور اس کی نعمتوں پر غور کریں گے اتنی زیادہ اس کی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ نیز اگر ایسے لوگوں کی صحبت میں رہیں گے جو اللہ پاک اور رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت رکھتے اور سکھاتے ہیں تو اس سے بھی محبت میں اضافہ ہو گا۔

رِسالے کا نام "ضیائے دُرُود و سَلام" کیوں رکھا؟

سُوال: آپ نے اپنے رِسالے "ضیائے دُرُود و سَلام" کا نام "ضیائے دُرُود و سَلام" کیوں رکھا؟

جواب: ضیا کے معنیٰ "روشنی" ہیں تو "ضیائے دُرُود و سَلام" کے معنیٰ ہوئے "دُرُود و سَلام کی روشنی"۔ میں نے سَیِّدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نسبت سے اس رِسالے کا نام "ضیائے دُرُود و سَلام" رکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نام کا ایک حصہ رِسالے میں آ جائے۔ یوں "ضیائے دُرُود و سَلام" نام رکھنے میں دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ اللہ پاک کے نیک بندے اور وَلِیُّ اللہ کی نسبت حاصل ہوئی اور دوسرا یہ کہ اس کے معنیٰ "دُرُود و سَلام کی روشنی" بھی بالکل ٹھیک ہیں۔

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۸۱
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۰۶ ماخوذاً
3. وقار الفتاویٰ، ۱/ ۲۵۹ بزمِ وقار الدین باب المدینہ کراچی

ٹرین میں طہارت کی آزمائش کا حل

سُوال: ٹرین میں واش روم صاف نہیں ہوتے تو نماز کیسے پڑھیں گے؟ وضو کیسے ہو گا اور تیمم کیسے کریں گے؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: ٹرین میں واش روم خراب ہوتے ہیں مگر ہر وقت خراب نہیں ہوتے یوں تو گھر کے واش روم بھی خراب ہوتے رہتے ہیں۔ واش روم کے اطراف میں جو پانی بکھرا ہوتا ہے اس کے ناپاک ہونے کے بارے میں جب تک یقینی معلومات نہ ہوں ہم اسے ناپاک نہیں کہہ سکتے لہٰذا اگر وضو کرنے کی اور جگہ نہیں ہے تو وہاں مجبوراً وضو کیا جا سکتا ہے۔ غالباً ٹرین کی فرسٹ کلاس میں تو واش روم سے باہر کی طرف بیسن بھی ہوتا ہے یا پھر شاید میں نے باہر ملکوں میں ایسا دیکھا ہے ہمارے یہاں کا پتا نہیں کیونکہ میں نے یہاں برسوں سے ٹرین میں سفر نہیں کیا ہے۔ بہر حال نماز کے لیے وضو کرنا ہو گا، ٹرین میں بھی نماز معاف نہیں ہو گی اور پانی موجود ہونے کی صورت میں تیمم بھی جائز نہیں ہو گا۔ سفر میں آدمی اپنے ساتھ لوٹا یا کوئی برتن رکھے تا کہ وضو کر کے نماز کا انتظام کر سکے۔ یاد رکھیے! جس طرح دائمی مریض جس کا دواؤں کے بغیر گزارا نہیں ہوتا وہ اپنے ساتھ ٹائم ٹو ٹائم دوائیں رکھتا ہے اسی طرح نماز بھی ہمارے لیے روح کی غذا ہے تو اس کا بھی سارا انتظام کر کے رکھنا چاہیے۔ (اس موقع پر رکنِ شوریٰ نے فرمایا:) اگر ٹرین کے کسی ڈبے میں واش روم صحیح نہ ہو تو کسی دوسرے ڈبے میں صحیح واش روم مل سکتا ہے تو یوں تھوڑی کوشش کرنے سے طہارت کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

ہر وقت بندے پر نماز کی دُھن سُوار ہونی چاہیے

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر جذبہ ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ جس طرح ہم روزانہ کھانا کھاتے ہیں تو اس کا پہلے سے انتظام کرتے ہیں اور اس کے لیے کماتے ہیں ایسا نہیں ہوتا کہ کھانے کا ٹائم ہو گیا اور بھوک لگی ہے تو اب کمانا شروع کیا اور پھر اسے خرید کر پکایا بلکہ کوئی بھوک کا انتظار نہیں کرتا پہلے سے ہی سب انتظام کر لیا جاتا ہے جس کے باعث کھانا ٹائم ٹو ٹائم مل جاتا ہے لیکن نماز جو کہ سب سے اہم ترین عبادت ہے اس کے لیے ہمارا پہلے سے کوئی اہتمام نہیں ہوتا اور نہ تیاری ہوتی ہے اور نہ تیاری کرنے کا ذہن ہوتا ہے۔ یہ حال بھی ان لوگوں کا ہے جو نماز پڑھتے ہیں اور جو

نہیں پڑھتے وہ تو نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہر وقت بندے پر نماز کی دُھن سُوار ہو اور نماز کی فکر لگی ہو کہ نماز کا کیا ہوگا اور اس کا اہتمام کیسے ہوگا؟ یعنی بندہ کہیں بھی ہو اس کا دل مسجد میں اٹکا ہو اور سر کہیں بھی ہو بارگاہِ خُداوندی میں جھکا ہو اور کاش! مسلمان کو جیسا نمازی ہونا چاہیے اللہ کرے ہم ویسے نمازی بن جائیں۔

درسِ نظامی کے طَلَبا نصابی کتب کے علاوہ کون سی کتابیں پڑھیں؟

سُوال: درسِ نظامی یعنی عالم کورس شروع کرنے والے طَلَبا نصابی کتب کے علاوہ کون سی کتابیں پڑھیں جس سے اُن کے عِلم میں اضافہ ہو؟

جواب: علمائے کرام کَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام نے جو دینی کتابیں لکھی ہیں وہ ہمارے مطالعہ کرنے کے لیے ہی لکھی ہیں۔ ہم انہیں جتنا پڑھتے رہیں گے اتنا ہی ہمارے عِلم میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مدنی مذاکرہ بھی علم میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگر کسی میں عِلم حاصل کرنے کا ذوق اور جذبہ ہو تو پڑھنے کے لیے کتابیں اتنی ہیں کہ زندگیاں ختم ہو جائیں مگر کتابیں ختم نہ ہوں بہر حال اللہ پاک توفیق دے تو "بہارِ شریعت"، "فتاویٰ رضویہ شریف" اور "تفسیر صِراطُ الْجِنَان" کا مطالعہ کیجیے۔ تفسیر صِراطُ الْجِنَان دس جلدوں پر مشتمل قرآنِ کریم کی بہترین تفسیر ہے۔ اسی طرح "مِرْاٰۃ شَرْحِ مِشْکوٰۃ" اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر سینکڑوں کتابیں ہیں جو سب کی سب عِلمِ دین پر مشتمل ہیں لہٰذا آپ پڑھنے والے بنیں کتابیں بہت ہیں۔

اُدھار لے کر قربانی کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے پاس پیسے نہ ہوں تو کیا وہ اُدھار لے کر قربانی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر قربانی واجب ہے اور پیسے چُھٹّے نہیں ہیں کاروبار میں لگے ہوئے ہیں یا کوئی مال خریدا ہوا ہے جسے بیچنا نہیں چاہتے تو اب اگر کسی سے پیسے اُدھار لے کر قربانی کر لی تو حرج نہیں ہے۔ البتہ اگر قربانی واجب نہیں ہے تو ظاہر ہے اُدھار لے کر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر قربانی کی تو ثواب ملے گا مگر ایسا کرنا بڑا رِسک ہے کہ پھر قرضہ اُترے گا نہیں اور یوں لڑائی جھگڑوں کے مسائل بھی ہو سکتے ہیں لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر قربانی واجب نہ ہو تو صرف قربانی کرنے کے لیے قرضہ نہ لیا جائے۔

گرمی سے حفاظت کے مَدَنی پھول

سُوال: گرمی سے حفاظت کے کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: مکتبۃُ المدینہ کا ایک رِسالہ ہے ”گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول“ اس میں گرمی سے بچنے کے لیے رنگ برنگے 25 مدنی پھول دیے گئے ہیں جن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں۔(۱)... جتنا ہو سکے اپنی بھنویں (یعنی ابرو Eyebrow) پانی سے تر رکھیے۔ (اِنْ شَآءَ الله اس سے لو، گرمی، پیاس کی شدت، ٹینشن، ڈپریشن اور سر درد سے حفاظت ہو گی۔)(۲)... چولھے وغیرہ کا اِستعمال کم کر دیجئے۔(۳)... سفید یا ہلکے رنگ کا سوتی (Cotton کا) ڈھیلا لباس پہنئے۔(زہے نصیب! اسلامی بھائی سنتوں بھرا سفید لباس زیبِ تن فرمائیں۔) جو لباس سنتوں بھرا ہو گا وہ ڈھیلا ہو گا ورنہ ٹائٹ، ٹیڈی اور فینسی لباس بھی ہمارے یہاں پہنے جاتے ہیں۔(۴)... ہر وقت چھوٹا سا تولیہ ساتھ رکھیے تاکہ گرمی محسوس ہونے پر ٹھنڈے پانی میں گیلا کر کے سر پر رکھا جا سکے۔ (۵)... مَشَقَّت والے کام یعنی محنت کے کام سے بچنا بہتر ہے کہ بیماری مجبوری کا لحاظ نہیں کرتی۔ ایسے موقع پر جب سخت گرمیاں ہوں دن میں دو مرتبہ غسل کرنا مفید تر ہے۔(٦)... دھوپ میں نکلتے وقت سن گلاسز کا اِستعمال آنکھوں کو گرمی سے متأثر ہونے سے بچاتا ہے۔ (۷)... گھر سے باہر نکلنے کی صورت میں پیاز کا ٹکڑا ہاتھ یا جیب میں رکھیے، بچوں کے گلے میں ڈال دیجئے اِنْ شَآءَ الله لو یعنی سَن اسٹروک سے حفاظت ہو گی۔(۸)... براہِ راست یعنی ڈائریکٹ دھوپ نہ پڑے اس کا خیال رکھیے۔ خُصُوصاً دن کے گرم ترین اوقات 11 سے 3 بجے تک سائے میں وقت گزاریئے اور ڈائریکٹ دھوپ میں نہ آیئے۔ نمازِ ظہر کے لیے دھوپ میں نکلنے والے اسلامی بھائی سر اور گردن ڈھانپ کر اور ہو سکے تو چھتری کے ساتھ نکلیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عمامہ شریف کی سنت ادا کرنے والوں کا سر ڈھک جاتا ہے اور گردن بھی چھپ سکتی ہے، سر پر سفید چادر ہو تو فوائد مزید بڑھ سکتے ہیں۔(۹)... لوڈ شیڈنگ کے دوران سر پر گیلا تولیہ رکھیے، ہاتھ کا پنکھا استعمال کیجئے اور بدن پر پانی ڈالتے رہیے۔ (۱۰)... پیاس لگے یا نہ لگے روزانہ کم از کم 12 بلکہ ہو سکے تو 14 گلاس پانی پی لیجیے۔ اس حوالے سے مختلف تعداد بتائی جاتی ہے کچھ لوگ آٹھ گلاس بھی بتاتے ہیں تو جیسا جس کا کام ہے وہ اس حساب سے پیے مثلاً جس کو پسینا زیادہ آتا ہے تو اسے پانی آٹھ گلاس سے بڑھانا چاہیے۔ اس مقدار میں غذاؤں کے اندر موجود پانی بھی شامل ہے مثلاً

پھلوں اور سبزیوں کے ذریعے یا سالن ہے تو اس کے شوربے میں بھی پانی ہوتا ہے تو یوں تھوڑا تھوڑا مل کر 8 یا 12 گلاس پانی کے ہو جائیں۔ ''گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول'' نامی رسالے میں اس طرح کے اور بھی بہت سارے مدنی پھول ہیں۔ 18 صفحات پر مشتمل یہ مختصر رِسالہ مَکْتَبَۃُ الْمدینہ سے حاصل کر کے مطالعہ کیجئے۔ نیز یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے وہاں سے بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

یاالٰہی! گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

گرمی میں کون سی دُعا پڑھنی چاہیے؟

سُوال: گرمی میں کون سی دُعا پڑھنی چاہیے؟[1]

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ ''جب سخت گرمی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ آج تو بڑی گرمی ہے! ''اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ حَرِّ جَھَنَّمَ یعنی اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے پناہ دے۔''تو اللہ پاک جہنم سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ تیری گرمی سے پناہ مانگتا ہے، تو گواہ رہنا میں نے اس کو تیری گرمی سے پناہ دی۔''[2] اگر کسی کو عربی دُعا یاد نہیں ہے تو کوئی بات نہیں اُردو میں بھی کہہ سکتے ہیں مثلاً ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، یااللہ! آج بڑی گرمی ہے مجھے جہنم کی گرمی سے بچالے۔''بلکہ یہ الفاظ اپنی مادری زبان میں بھی کہہ سکتے ہیں۔

دنیاوی عُلُوم کا شوق اور دینی عُلُوم کا ذوق کتنا؟

سُوال: موجودہ دور میں لوگوں میں دینی یا دنیوی عُلُوم کا شوق آپ نے کتنا پایا؟[3]

جواب: دورانِ مَدَنی مذاکرہ مسجد میں A.C چل رہا ہوتا ہے اور یوں عِلمِ دین سیکھنے کے لیے سہولت دی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود بہت تھوڑے لوگ آتے ہیں اور اگر اس کی جگہ کوچنگ سینٹر، ٹیوٹر یا دنیاوی تعلیم کا کوئی ادارہ ہوتا اور وہاں

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... البدور السافرۃ، باب وقود جھنم و شدۃ حرھا... الخ، ص۲۱۸، حدیث ۱۳۹۵ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

کسی نامی گرامی پروفیسر نے لیکچر دینا ہوتا تو بہت سے لوگ جمع ہو جاتے بلکہ لوگ پیسے دے کر ایسوں کے لیکچر سنتے ہیں۔ ایسے ایسے لیکچرار بھی ہیں جن کے لیکچروں کا اِنْعِقاد ہوٹلوں میں ہوتا ہے اور سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے کا ایک آدمی کا ٹکٹ ہوتا ہے لیکن پھر بھی لوگ پیسے دے کر ان کا لیکچر سُنتے ہیں جبکہ عِلْمِ دین مفت اور سہولتوں کے ساتھ سکھایا جاتا ہے بلکہ بعض جگہ پر تو کھانا بھی کھلایا جاتا ہے مگر افسوس پھر بھی ہمارا اس طرف رجحان کم ہے۔ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے بہت مِنَّتیں کرنا پڑتی ہیں اور ہاتھ پاؤں جوڑنے پڑتے ہیں اور اگر تین دن کی پکنک کا مُعاملہ ہو تو اپنے پلے سے پیسے دے کر جاتے ہیں۔ گرمیوں میں کتنے ہی افراد اپنے خرچ پر دریاؤں، نہروں اور سمندر کی طرف پکنک کے لیے جاتے ہیں اور بعض بے چارے ڈوب کر موت کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔ پکنک کے لیے ایسا تصور نہیں ہوتا کہ ہمیں کوئی مفت میں لے جائے جبکہ اللہ پاک کا دین سیکھنے کے لیے ہمیں مفت میں کھانا پینا اور رہائش چاہیے ہوتی ہے اور پھر اس کے باوجود ہمارے ہزار نخرے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنے دین کا علم حاصل کرنے کا شوق اور جذبہ عطا فرمائے۔

کیا حج و عمرہ کرنے کے بعد اِحْرام کو دھونا ضروری ہے؟

سُوال: کیا حج و عمرہ کرنے کے بعد اِحْرام کو دھونا ضروری ہے؟ نیز بعض لوگ کہتے ہیں اگر اِحْرام پر کوئی بال لگا ہو تو اسے دھونا پڑے گا، کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: حج یا عُمرہ کرنے کے بعد اِحْرام کو دھونا ضروری نہیں ہے البتہ اگر ناپاک ہو گیا ہو تو دھو لیں یا میلا ہو گیا ہو تو دھو لینا چاہیے اور اگر کوئی دوسرا عمرہ کرنا چاہتا ہے اور اِحْرام میلا نہیں ہے تو دھونا ضروری نہیں۔ یاد رکھیے! انسان کا بال پاک ہوتا ہے لہٰذا بال کے لگنے پر اِحْرام کو دھونا ضروری نہیں۔

”اللہ پاک دنیا میں ہونے والے ظلم کو کیوں نہیں روکتا؟“ یہ جملہ کہنا کیسا؟

سُوال: ”اللہ پاک دنیا میں ہونے والے ظلم کو کیوں نہیں روکتا؟“ کہنا کیسا ہے؟

جواب: یہ الفاظ اعتراض کے ہیں اور اللہ پاک پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ یہ دُنیا دارُ الْعَمَل ہے اور اس میں بندوں کا

اِمتحان ہے لہٰذا اگر کوئی ظلم کر بھی رہا ہے تو وہ اپنے لیے جہنم کا عذاب تیار کر رہا ہے اور جس پر ظلم ہو رہا ہے اگر وہ صَبْر کرے تو اس کے لیے جنت کا خزانہ ہے۔ دُنیا کے نظام میں اللہ پاک کی بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں اس لیے اللہ پاک نے جو بھی کیا وہ صحیح کیا اور اس پر اعتراض کی کوئی گنجائش بلکہ اعتراض کا تصور بھی نہیں ہے۔ (امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر یہ جملہ بطورِ سُوال ہو یعنی اللہ پاک ظلم کو نہیں روکتا اس میں کیا حکمت ہے؟ تو یہ الگ بات ہے ورنہ سُوال میں جو انداز اختیار کیا گیا ہے وہ اعتراض والا ہی ہے۔

فریدی چادر پہننے کی وجہ

سُوال: آپ نے فریدی چادر پہنی اسے پہننے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: مجھے دورۂ حدیث شریف کے بعض طَلَبائے کِرام نے کہا کہ آپ سندھی اور دیگر چادریں پہنتے ہیں مگر چاچڑاں شریف کے مشہور صوفی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غلام فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے منسوب فریدی چادر نہیں پہنتے؟ پہلے مجھے فریدی چادر کے بارے میں پتا نہیں تھا، یوں جب پتا چلا تو میں نے فریدی چادر پہننے کی نیت کر لی اور پھر میں نے اسے پہن بھی لیا۔ جہاں میں دیگر چادریں پہنتا ہوں وہاں ایک اور چادر کا بھی اضافہ ہو گیا۔ فریدی چادر پہنتے ہوئے میں نے یہ نیت کی تھی کی سرائیکی بولنے والوں کی دل جوئی کروں گا اور اس لیے بھی پہنی کہ اسے ایک بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غلام فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے نسبت ہے اور نسبت ہمارے لیے بابرکت ہے۔

شہادت کی انگلی کس وقت اُٹھانی چاہیے اور کس وقت گرانی چاہیے؟

سُوال: تَشَہُّد میں شہادت کی انگلی کس وقت اُٹھانی چاہیے اور کس وقت گرانی چاہیے؟

جواب: اَلتَّحِیَّات پڑھتے ہوئے جب ''لَا'' پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ''اِلَّا'' پر رکھ دیں(1) اور تمام انگلیاں سیدھی کر لیں۔ بعض لوگ شہادت کی انگلی کو حَرَکت دیتے رہتے ہیں لیکن صحیح طریقہ یہی ہے کہ حَرَکت نہ دی جائے۔ اَلتَّحِیَّات میں انگلیاں بالکل سیدھی اور نارمل حالت میں رکھنی چاہئیں۔

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: فی اطالۃ الرکوع للجائی، ۲/۲۶۶ دار المعرفۃ بیروت

کیا مسکرانے سے بھی بلائیں دُور ہوں گی؟

سُوال: صَدَقہ بلاؤں کو دُور کرتا ہے اور مسکرانا بھی صَدَقہ ہے تو کیا مسکرانے سے بھی بلائیں دُور ہوں گی؟

جواب: پیسا دینے والا صَدَقہ جو نفس پر گراں گزرتا ہے یہ بلاؤں کو دُور کرتا ہے۔ میں نے یہ کہیں پڑھا نہیں ہے کہ مسکرانے سے بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ راستے سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیزیں مثلاً پتھر اور کانٹے دار شاخ کو ہٹا دینا بھی صَدَقہ ہے[1] تو یوں صدقے کی بہت ساری قسمیں ہیں۔

نماز میں کپڑے فولڈ کرنے کی مُمانعت عورتوں کے لیے بھی ہے؟

سُوال: مَردوں کو نماز میں کپڑے فولڈ کرنا مکروہِ تحریمی ہے تو کیا یہ حکم مَردوں کے ساتھ خاص ہے یا عورتوں کے لیے بھی ہے؟

جواب: یہ حکم مَرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔ حدیثِ پاک میں کَفِ ثوب یعنی کپڑا فولڈ کرنے سے مطلقاً منع کیا گیا ہے[2]

نعمتیں بانٹتا جس سَمت وہ ذیشان گیا

سُوال: اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اس شعر کی وضاحت فرما دیجیے:

نعمتیں بانٹتا جس سَمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی مُنشیِٔ رحمت کا قلم دان گیا (حدائقِ بخشش)

جواب: شرح حدائقِ بخشش میں اس شعر کی وضاحت میں لکھا ہے کہ ہمارے عَظْمت و شان والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس طرف بھی تشریف لے گئے رحمت کا لکھنے والا فرِشتہ بھی اپنا قلم دان لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہو لیا کہ کیا معلوم اچانک کس کے لیے کتنی رحمت لکھنے کا آرڈر فرما دیں۔ قلم رکھنے کے کسی برتن وغیرہ کو ”قلم دان“ کہتے ہیں۔[3]

---

1. ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۳ دار الفکر بیروت
2. مسلم، کتاب الصلاة، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر... الخ، ص ۲۰۰، حدیث: ۱۰۹۵ دار الکتاب العربی بیروت
3. شرح حدائقِ بخشش، ص ۱۵۶ مشتاق بک کارنر مرکز الاولیا لاہور

کیا امی کو پردے کا کہا جا سکتا ہے؟

سُوال: ہم گھر میں بہن اور بیٹی کو پردے کا حکم دیتے ہیں تو کیا امی کو بھی پردے کا کہا جا سکتا ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! امی سے بھی پردے کے بارے میں عرض کی جا سکتی ہے اور کرنی بھی چاہیے بلکہ اگر ظنِّ غالب ہو کہ پردے کا مان جائیں گی تو بولنا واجب ہو جائے گا اور اگر پردے کا بولنے سے گھر میں فساد ہو رہا ہو تو پھر نہ بولیں اور دِل میں بُرا جانیں۔ بہن کو پردے کا بولتے ہوئے بھی یہی انداز اختیار کرنا ہو گا کیونکہ بہن بھی تو فساد کرتی ہے۔ آج کل حالات ایسے ہیں کہ خدا کی پناہ! آپ اجتماع یا مَدَنی مذاکرہ میں آئے یا آپ نے اعتکاف کیا اور پھر گھر جا کر بہن اور ماں کو پردے کا بولنا شروع کیا تو وہ آئندہ آپ کو اجتماع، مَدَنی مذاکرے اور اعتکاف میں نہیں آنے دیں گی اور ان کی طرف سے اسپیڈ بریکر لگائے جانے کا پورا خطرہ ہے کیونکہ معاشرہ بہت زیادہ خراب ہو چکا ہے اور اس کا مجھ سے زیادہ تجربہ آپ لوگوں کو ہو گا۔ اکبر الٰہ آبادی بہت پرانے شاعر ہیں، انہوں نے بہت پہلے کہہ دیا تھا:

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

سو دو سو سال پرانے شاعر نے اپنے زمانے کے لوگوں پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہوں نے میرے خلاف تھانے میں جا کر یہ رپورٹ کر دی ہے کہ اکبر اس دور میں اللہ کا نام لے رہا ہے۔ اکبر کے زمانے میں حالات ابتر ہونا شروع ہو گئے تھے جبکہ آج کل تو حقیقت میں حالات ابتر ہیں۔ مذہبی شخص کو دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ یار یہ تو مُلّا ہے اور یہ ابھی مسئلہ چھیڑ دے گا، اگر کسی سنت کے بارے میں بتاؤ تو طنزیہ انداز میں کہتے ہیں کہ سنت...! سنت... ! ٹھیک ہے ہمیں پتا ہے یہ سنت ہے۔ بعض لوگ بولنے میں بہت زیادہ منہ پھٹ ہوتے ہیں۔ بَکنے والے بات بات پر کفریات بَک رہے ہوتے ہیں۔

گھر والوں کی اصلاح کے لیے اپنا کردار بھی گھر میں دُرُست رکھنا ہو گا کیونکہ مَدَنی مرکز میں آنے سے پہلے آپ کا اپنا اس طرح کا انداز تھا کہ "چپ کر! منہ توڑ دوں گا" یا "اے باجی کی بچی! آگے مت بولنا" وغیرہ تو جس باجی سے آپ ایسی گفتگو کرتے تھے اب آپ اسے ایک دم پردے کا بولو گے تو وہ کہاں سے مانے گی اور اسے آپ کی بات کیسے سمجھ آئے گی؟ اس لیے اپنی بات منوانے کے لیے گھر میں اپنا کردار بہتر ہونا بھی ضروری ہے۔

گھر میں اپنا کردار بنانے کا طریقہ

سُوال: ہم اپنا کردار گھر میں کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں؟[1]

جواب: اگر آپ نے امی ابو کے ہاتھ چومنا شروع کر دیئے، انہیں آتا دیکھ کر تعظیم کے لیے کھڑے ہونے لگ گئے اور ان سے بات چیت کرتے وقت نگاہیں نیچی اور آواز دھیمی رکھنے لگے تو ان پر یہ چھاپ پڑے گی کہ یہ اعتکاف کرنے گیا تھا تو ایسا بن کر لوٹا ہے یا پھر جب سے اس نے اجتماع میں جانا شروع کیا ہے تو گھر میں آکر اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہتا ہے اور ادب سے ہمارا ہاتھ چومتا ہے جبکہ پہلے تو گھر آکر اَڑا اَڑی کرتا تھا لہٰذا یہ تو بہت اچھا ہو گیا ہے اور اچھی جگہ جا رہا ہے تو یوں جب آپ کے کردار کے ذریعے گھر والوں پر اچھا تاثر پڑے گا اور پھر آپ انہیں نیکی کی دعوت دیں گے یا پردے کا بولیں گے تو ہنگامہ نہیں ہو گا۔ یاد رکھیے! گفتار کے بجائے کردار والی نیکی کی دعوت زیادہ موثر ہوتی ہے اور اگر گفتار (یعنی بولنا) اور کردار دونوں ساتھ ساتھ ہوں تو سونے پر سہاگا ہو گا ورنہ بغیر کردار کے اگر آپ پردے کا بولو گے تو گھر میں ہنگامہ کا خطرہ ہو گا۔ بدقسمتی سے بے پردگی تو ایسی چپکی ہوئی ہے کہ جنّ بھی کیا چپکتا ہے؟ جنّ کو تو پھر بھی عامل اور بابا جی لوگ اُتار دیتے ہیں مگر بے پردگی کو اتارنا اتنا مشکل ہو گیا ہے کہ ہم لوگوں کے بس کا روگ نہیں ہے لیکن جسے اللہ پاک چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کی برکت سے پردہ بہت عام ہو گیا ہے اور بہت سی بے پردہ عورتیں پردہ نشین خواتین بن گئی ہیں۔

راتوں رات مَدَنی اِنْقِلاب لانے کا جذبہ رکھنا کیسا؟

سُوال: جو اسلامی بھائی اپنے آفس اور گھر میں راتوں رات مَدَنی اِنْقِلاب لانا چاہتے ہوں تو وہ کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں؟

جواب: راتوں رات اپنے آفس اور گھر میں مَدَنی اِنْقِلاب لانے کا جذبہ اچھا تو ہے لیکن اتنی جلدی منزلیں طے کرنا مشکل ہوتا ہے۔ البتہ اگر کسی کی نگاہوں میں اللہ پاک نے تاثیر دی ہے تو اُسے بولنے کی بھی ضَرورت نہیں پڑے گی صرف نظر ڈال دینے سے ہی اِنْقِلاب برپا ہو جائے گا۔ جن کی نگاہوں میں ایسی تاثیر نہیں تو ایسے اسلامی بھائی کو چاہیے کہ موقع کی مُناسبت سے سمجھاتا رہے، جلد بازی میں فساد بھی ہو سکتا ہے۔ نیز اگر حکمتِ عملی، نرمی اور پیار سے سمجھانا آتا ہو تو

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

سمجھائے اور اگر نرمی سے سمجھانا نہیں آتا اور غُصہ ہی آجاتا ہے تو فساد کا پورا پورا خطرہ موجود ہو گا لہٰذا ایسی صورت میں چُپ رہے اور صِرف دِل میں بُرا جانے۔

بچہ قرآنِ پاک حفظ کر کے بھول جائے تو گناہ گار کون؟

سُوال: میں اپنے بچے کو قرآنِ پاک حِفظ کروا رہا ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ جو قرآنِ پاک حِفظ کرنے کے بعد بھول جائے تو اس کے لیے بہت سخت وعیدیں آئی ہیں، اگر خدانخواستہ بچہ حِفظ کر کے بھول جاتا ہے تو کیا میں بھی گناہ گار ہوں گا؟

جواب: اگر اس طرح سوچیں گے تو کوئی بھی اپنے بچوں کو حِفظ نہیں کروائے گا اور یوں حُفَّاظِ کِرام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آپ اپنے بچے کو حِفظ کروا رہے ہیں یقیناً یہ سعادت کی بات ہے اچھی نیت سے حِفظ کروائیں اور دُعا بھی کرتے رہیں کہ "اس کو قرآنِ پاک یاد رہے اور جان بوجھ کر بُھلانے والا نہ بنے" کیونکہ باپ کی دُعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے۔[1] اگر خُدانخواستہ بچہ بعد میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کا ذِمّہ دار وہ خود ہے آپ اس کے ذِمّہ دار نہیں بلکہ آپ کو حِفظ کروانے کا ثواب ملے گا لہٰذا جس سے بن پڑے وہ اپنے بچوں کو حافظ بنائے اور ان کو تاکید کرتا رہے کہ وہ حِفظ کو باقی رکھیں۔

بچہ بھولے ہی کیوں؟ سرپرست کو چاہیے کہ اس کو یاد کرنے کی تاکید کرتا رہے اور روزانہ ایک منزل پڑھنے کا کہے۔ بچہ روزانہ ایک منزل پڑھ بھی سکتا ہے کیونکہ بچے جلدی پڑھ لیتے ہیں اور ان کے پاس وقت بھی بہت ہوتا ہے البتہ یہ نظر رکھی جائے کہ بچے اتنی جلدی نہ پڑھیں کہ حُرُوف ہی چبانا شروع کر دیں اور مَدّات وغیرہ کا خیال نہ کریں لہٰذا دُرست طریقے سے حدر میں پڑھیں۔ قرآنِ پاک کی سات منزلیں ہوتی ہیں اور مَاشَآءَ اللّٰہ روزانہ ایک منزل پڑھنے والے خوش نصیب بھی ہوتے ہیں جو ایک ماہ میں چار بار قرآنِ پاک ختم کر لیتے ہیں۔ ممکن ہو تو بچے کی روزانہ ایک منزل پڑھنے کی ترکیب بنائیں ورنہ کم از کم ایک پارہ تو لازمی پڑھوایا جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ قرآنِ کریم یاد رہے گا۔ یہ نہ ہو کہ سارا سال تو بُھلائے رکھا اور رَجَبُ الْمُرَجَّب یا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں دُہرائی شروع کر دی۔

---

(1) ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما ذکر فی دعوة المسافر، ۵/۲۸۰، حدیث: ۳۴۵۹

نمازی کو گری ہوئی ٹوپی پہنانا کیسا؟

سُوال: اگر برابر میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی ٹوپی گر جائے تو کیا اس کو ٹوپی پہنا سکتے ہیں، نیز ننگے سر رہنا کیسا؟

جواب: اگر نمازی کی ٹوپی گر جائے تو دوسرا اس کو ٹوپی نہیں پہنا سکتا۔ اور ویسے بھی آج کل لوگ نماز کے لیے ٹوپی پہنتے ہی کہاں ہیں؟ ایک تعداد ہے جو بغیر ٹوپی کے نماز پڑھ رہی ہوتی ہے۔ سائل پرانے دور کے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ پہلے ایسا ہوتا تھا کہ کسی نمازی کی ٹوپی گر جاتی تو اس کو پہنا دیا کرتے تھے حالانکہ اس طرح ٹوپی نہیں پہنانی چاہیے اس لیے کہ ٹوپی پہنانے سے نمازی کا دھیان بٹے گا اور خُشُوع و خُضُوع متاثر ہوگا۔ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ ہاں! اگر سُستی کی وجہ سے ٹوپی نہیں پہنتا ننگے سر نماز پڑھتا ہے تو مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔[1]

میں نے کبھی انہیں ننگے سر نہ دیکھا

پہلے لوگ جیب میں جالی والی ٹوپی رکھتے تھے اور اجتماع وغیرہ میں آتے ہوئے یا کسی بُزُرگ کے سامنے جاتے ہوئے پہن لیتے تھے، لیکن اب شاید یہ سِلسِلہ بھی نہیں رہا کیونکہ اب مَسْقَطِی ٹوپیاں آگئی ہیں جو جیب میں نہیں سماتی اور یوں اب لوگ ننگے سر ہی رہتے ہیں حالانکہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا معمول اس کے بالکل برعکس تھا چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو 20 سال حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہے آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کبھی بھی ننگے سر نہیں دیکھا چاہے آپ خلوت میں ہوں یا جلوت میں یعنی تنہائی میں ہوں یا لوگوں کے سامنے کبھی بھی ننگے سر نہ ہوتے تھے۔[2]

ننگے سر نماز پڑھنے والے کو ٹوکنا کیسا؟

سُوال: ننگے سر نماز پڑھنے والے کو بعض اوقات بڑے بوڑھے کھری کھری سنا دیتے ہیں، کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟[3]

جواب: اگر کوئی ننگے سر مسجد میں آئے تو اس کو روک ٹوک نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ننگے سر ہونا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر

1. ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۳۱، حصہ: ۳- درمختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ویکرہ فیہا، ۲/ ۴۹۱

2. ...... تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابو حنیفۃ، ص۱۸۹-۱۸۸ انتشارات گنجینہ قران

3. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

ننگے سر والے کو جھاڑیں گے تو شاید وہ جوابی کاروائی تو نہ کرے لیکن دوبارہ مسجد میں آنے سے کترائے گا اور یوں اس بے چارے کا نقصان ہو گا اور ویسے بھی کسی کو ننگے سر ہونے پر جھاڑنے کی شرعاً اجازت بھی نہیں ہے۔ لوگ ننگے چہرے والے یعنی داڑھی منڈے بھی تو ہوتے ہیں کیونکہ داڑھی چہرے کا لباس ہے جو انہوں نے کٹوا کر اُتار دیا ہوتا ہے حالانکہ داڑھی رکھنا واجب اور ایک مُٹھی سے گھٹانا حرام ہے [1] جب ان داڑھی منڈوں کو نہیں جھاڑتے تو ننگے سر والے کو کیوں جھاڑا جائے؟ سر ڈھانپنا تو واجب بھی نہیں ہے لہٰذا ان کو کچھ نہ کہیں ورنہ یہ نیک لوگوں کے پاس آنے سے کترائیں گے۔

داڑھی یا عمامہ سجانے کے لیے پیچھے پڑنا؟

اگر داڑھی منڈے کو داڑھی رکھنے کی نیت کروانی ہو تو اسے وہی شخص سمجھائے جس کی بات وہ سمجھ سکے ورنہ یہ بھی بھاگ جائے گا۔ اس حوالے سے میرا کافی تجربہ ہے کہ اگر کسی کو زبردستی داڑھی رکھنے کا کہا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے چنانچہ ”میں نے بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اخبار کے مالک کو اجتماع میں آنے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں آپ کے اجتماع میں آیا تھا لیکن جس کو دیکھو وہ بولتا تھا کہ داڑھی رکھو! داڑھی رکھو! لہٰذا پھر میں دوبارہ کبھی اجتماع میں نہیں گیا۔“ دیکھا آپ نے ہمارے بعض نادان اسلامی بھائیوں کی وجہ سے کتنی اہم شخصیت مَدَنی ماحول سے دور ہو گئی۔ یاد رکھیے! اگر کوئی مسلمان داڑھی نہیں رکھتا تو وہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا مسلمان ہی رہتا ہے لہٰذا ساری منزلیں ایک ہی بیٹھک میں طے کروانے کے چکر میں نہیں پڑنا چاہیے کہ اس طرح مُعاملات خراب ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! جو جیسے بھی مَدَنی ماحول میں آ رہا ہے اس کو آنے دیا جائے کہ ہماری منزل اسے نیک بنانا ہے لہٰذا مَدَنی ماحول میں نئے آنے والے کو پہلے نماز کی ترغیب دی جائے، ورنہ آنے والا گھبرا جائے گا اور آیندہ ہمیں دیکھ کر راستہ بدل لے گا۔

آہستہ آہستہ گناہ چھوڑنے کا مشورہ دینا کیسا؟

سُوال: کوئی شخص گناہوں میں مبتلا ہو تو کیا اس کا ذہن بنانے کے لیے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ”آہستہ آہستہ گناہ چھوڑ دینا“؟

جواب: یہ خطرناک جملہ ہے لہٰذا ایسا نہ کہا جائے کیونکہ اس میں گناہ کرنے کی اجازت پائی جا رہی ہے یعنی گناہ کرتے رہو

[1] فتاویٰ رضویہ، ۲۲ / ۵۸۱ ماخوذاً

آہستہ آہستہ چھوڑنا مثلاً ابھی داڑھی نہ رکھو بعد میں رکھ لینا۔

مظلوم سے معافی مانگنے کی کوئی صورت نہ ہو تو کیا کریں؟

سُوال: اگر کسی نے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے کسی بے قُصُور کو مارا پیٹا اب اس شخص کا معلوم نہیں ہے کہ وہ شخص کہاں ہے؟ زندہ ہے یا دُنیا سے رخصت ہو چکا ہے؟ یہ اس سے معافی کس طرح مانگے تاکہ بروزِ قیامت اس کی پکڑ نہ ہو؟

جواب: بندے کی حق تَلَفی کرنا بہت سخت بات ہے۔ ایسی صورت میں اللہ پاک سے توبہ کرے اور اس شخص کے لیے دعائے مَغْفِرت کرتا رہے اور اللہ پاک سے امید رکھے کہ وہ اس بندے سے اس کی صُلح کروا دے گا یعنی صرف مَغْفِرَت کی دعا کرنے سے معافی نہیں ہو گی بلکہ قِیامت کے دن اللہ پاک نے چاہا تو صُلح کروا دے گا۔[1]

کیا ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بال داڑھی کا حصہ ہیں؟

سُوال: ٹھوڑی کے اوپر اور ہونٹ کے نیچے جو بال ہوتے ہیں وہ کٹوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہونٹ کے نیچے کے بال داڑھی میں شامل ہیں لہٰذا ان کو کٹوانا منع ہے۔[2] آج کل یہ بال کٹوانے کا رواج بن گیا ہے، ٹھوڑی کے نیچے سفیدی چمک رہی ہوتی ہے حالانکہ ایسا کرنا منع ہے بلکہ بہارِ شریعت میں اس کو بدعت لکھا ہے۔[3] بدعت دو طرح کی ہوتی ہے: ایک بدعتِ اِعْتِقادی اور دوسری بدعتِ عملی۔[4] بدعتِ اِعْتِقادی زیادہ خطرناک ہوتی ہے مگر یہ بال کاٹنا بدعتِ عملی ہے اور یہ بھی جائز نہیں۔ اگر کسی کے قدرتی یہ بال نہ ہوں تو الگ بات ہے لیکن کسی کے یہ بال تھے اور صاف کروائے تو اسے توبہ کرنا ہو گی البتہ دو چار بال جن کے منہ میں آنے کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہو تو انہیں

---

1. اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حُقُوقُ الْعِباد کی معافی کی صورت بیان فرماتے ہیں کہ جس کا مال دبایا ہے فرض ہے کہ اُتنا مال اسے دے، وہ نہ رہا ہو اس کے وارث کو دے، وہ نہ ہوں فقیر کو دے، بے اس کے سُبکدوش نہیں ہو سکتا، اور جسے علاوہ مال کچھ ایذا دی ہو یا برا کہا ہو اس سے معافی مانگے یہاں تک کہ وہ معاف کر دے، جس طرح ممکن ہو معافی لے، وہ نہ رہا ہو اور تھا مسلمان تو اس کے لئے صَدَقہ و تلاوت و نوافل کا ثواب پہنچاتا رہے، اور کافر تھا تو کوئی علاج نہیں سوا اس کے کہ اپنے رب کی طرف رُجُوع اور توبہ و اِسْتِغْفار کرتا رہے وہ مالِک و قادِر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹)
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۹۸-۵۹۹ ملخصاً
3. بَچّی کے اَغَل بَغَل کے بال مونڈانا بدعت ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۸۵، حصہ:۱۶)
4. جاءُ الحق، ص ۱۷۷ قادری پبلشرز مرکز الاولیا لاہور

کٹوا سکتے ہیں۔[1] اَلْحَمْدُلِلّٰہ میں ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کو نہیں کاٹتا۔

تصنیف اور تالیف میں کیا فرق ہے؟

سُوال: تصنیف اور تالیف میں کیا فرق ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: تصنیف وہ ہوتی ہے جسے رائٹر یعنی مُصَنِّف خود اپنے قلم سے لکھے، تالیف اسے کہا جاتا ہے جو دیگر کتابوں سے مواد نکال کر ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہو۔ عام طور پر لکھی جانے والی کتب تالیف ہوتی ہیں تصنیف کم ہی ہوتی ہیں۔ پھر اسلامی کتابوں میں تو ضَرورت ہوتی ہے کہ دوسری کتابوں سے مواد لیا جائے۔ صاحبِ بہارِ شریعت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو علمائے کِرام نے "مُصَنِّفِ بہارِ شریعت" لکھا ہے حالانکہ انہوں نے بہارِ شریعت میں کوئی بھی مسئلہ اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ فِقہ کی کتابوں سے جُزئیات و مسائل کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے البتہ بعض مقامات پر اپنی فَقاہت اور عِلمی صلاحیت کی بنا پر وضاحتیں کی ہیں شاید اس وجہ سے ان کو مُصَنِّف کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات تصنیف و تالیف کا لفظ بلا تفریق مُطلقاً بھی اِستِعمال کیا جاتا ہے۔ بہر حال یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔

ایمان شِکَن تصنیفات و تالیفات سے بچیے

آج کل جو تالیفات یا تصنیفات کی جا رہی ہیں یہ بعض اوقات ایمان لیوا ہوتی ہیں۔ جان لیوا ہوتیں تو کم نقصان تھا ایمان لیوا ہونا زیادہ خطرناک ہے کیونکہ جو بھی دنیا میں آیا ہے اس کو ایک نہ ایک دن جان لیوا کیفیت در پیش ہو گی آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں اس کو مرنا ہی پڑے گا، مگر ایمان کی موت نہیں ہونی چاہیے اس کو ہمیشہ زندہ رکھنا ضَروری ہے لہٰذا ایسی بے تُکی کتابیں پڑھنے سے بچنا ضَروری ہے۔ صرف اور صرف مُستَنَد علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کی کتب پڑھی جائیں، مُستَنَد کا مطلب ہے سَنَد یافتہ اور وہ ایسی سَنَد والے نہ ہوں جو گھر بیٹھے حاصل کی جاتی ہے۔ یعنی عِلم کا عالم ہو اور خوفِ خدا رکھتا ہو ساتھ ساتھ اس کا علم ایسا ہو جو قابلِ اِعْتِبار ہو۔ عُمُوماً عوام ان چیزوں کی جانچ نہیں کر پاتے، کس کو کتنا

---

1 ...... جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر یہاں بال اس قدر طویل و اَنبوہ (لمبے اور کثیر) ہوں کہ کھانا کھانے، پانی پینے، کُلّی کرنے میں مزاحمت کریں تو ان کا قینچی سے بقدرِ حاجت کم کر دینا روا (جائز) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۹۹)

عِلم ہے اس کا اندازہ صرف عُلمائے کِرام ہی کر سکتے ہیں۔

پڑھنے کے لیے کِن کُتُب کا اِنتخاب کریں؟

کوئی بھی کتاب پڑھنے کے لیے کسی اچھے عالمِ دین سے مشورہ کر لیا جائے کہ میں کونسی کتاب پڑھوں۔ مَکْتَبَۃُ الْمدینہ سے شائع ہونے والی کُتُب قدیم علمائے کرام کی تحریر کردہ ہوتی ہیں یا پھر دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں ہوتی ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے، بہارِ شریعت کا مطالعہ کیا جائے، فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کیا جائے اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دیگر کُتُب کا بھی مطالعہ کیا جائے اور ان پر آنکھیں بند کر لی جائیں بلکہ دماغ کی آنکھیں بھی بند کر لی جائیں اور سر کی آنکھیں بھی بند کر لی جائیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کسی بات پر کچھ سوچنا نہیں ہے بلکہ صرف ماننے والا بننا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَکْتَبَۃُ الْمدینہ نے بہارِ شریعت تخریج کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، ہاں! فتاویٰ رضویہ ہم نہیں چھاپ سکے یہ چھپا ہوا مل جاتا ہے۔

جو رقم گِن کر نہ رکھی جائے کیا شیطان لے جاتا ہے؟

سُوال: کہتے ہیں ”پیسے گِن کر رکھے جائیں ورنہ شیطان اٹھا کر لے جاتا ہے“ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: پیسے ضرور گننے چاہئیں تاکہ زکوۃ وغیرہ کے حساب میں آسانی رہے۔ رہی بات شیطان سے بچانے کے لیے گننا تو یہ کسی نے ایسے ہی مشہور کر دیا ہے۔

جس نے جُمُعہ کا خطبہ نہیں سنا کیا اس کی نمازِ جُمُعہ ہو جاتی ہے؟

سُوال: جو لوگ جُمُعہ کی نماز کے لیے دیر سے آتے ہیں اور خطبہ نہیں سنتے کیا ان کی جُمُعہ کی نماز ہو جاتی ہے یا ان کو ظہر کی نماز پڑھنا پڑے گی؟

جواب: جب جُمُعہ کا خطبہ شروع ہوتا ہے تو چند لوگ موجود ہوتے ہیں جو خطبہ سن لیتے ہیں۔ اگر کوئی تاخیر سے آتا ہے اور اس کو جماعت مل جاتی ہے بلکہ قَعْدَۂ آخیرہ بھی مل جاتا ہے تو یہ جُمُعہ پڑھنے والا ہی کہلائے گا کیونکہ جُمُعہ کے لیے جماعت شرط تھی لیکن اس کو اتنی تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

نماز میں رونا کیسا؟

سُوال: اگر دورانِ نماز خود بخود رونا آجائے اور آنسو نکل آئیں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اگر خوفِ خدا اور خُشُوع و خُضُوع کی وجہ سے رو رہا ہے تو بہت سعادت کی بات ہے اس طرح نماز میں بہتری تو آئے گی مگر کوئی خرابی نہیں آئے گی۔

کیا خوش اِلحانی کی وجہ سے بہنے والے آنسو بھی باعثِ فضیلت ہیں؟

سُوال: بعض اوقات امام صاحب کی قِراءت اور آواز بہت پیاری ہوتی ہے جو دل پر اثر کرتی ہے جیسے نعت خواں کی آواز سے دل پر اثر ہوتا ہے، ظاہر ہے تلاوت کی اپنی ایک کیفیت ہے مگر آواز کی وجہ سے دل پر جو کیفیت طاری ہوتی ہے پھر رونا آجاتا ہے تو کیا یہ رونا بھی اسی رونے میں شمار ہوگا جس کی فضیلت بیان کی گئی ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اگر امام کی آواز کے خوب صورت ہونے کی وجہ سے رویا تب بھی حرج نہیں۔ ہاں! اگر اس رونے کی وجہ سے لفظ بن گیا اور حروف ادا ہوگئے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اگر خُشُوع و خُضُوع کی وجہ سے رویا جس کی وجہ سے آواز پیدا ہوئی تب بھی حرج نہیں۔[1] اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس قدر روتے تھے کہ پچھلی صف میں رونے کی آواز آتی تھی۔[2]

شادی کے موقع پر لُٹائے جانے والے پیسے لوٹنے کا حکم

سُوال: شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں جو پیسے لُٹائے جاتے ہیں کیا یہ پیسے ہر بندہ لُوٹ سکتا ہے؟

جواب: ظاہر ہے جب لُٹائے جا رہے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ جو چاہے لُوٹ لے لیکن یہ ہے بڑا خطرناک معاملہ کیونکہ بعض اوقات لُوٹنے والوں میں سے کئی لوگ زخمی ہو جاتے ہیں پھر کسی نے کوئی رقم پکڑ لی تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا اب اس

---

1. امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۰۸، حصہ:۳)

2. موسوعة ابن ابی دنیا، کتاب الرقة و البکاء، ۳/۲۵۳، حدیث:۴۱۶ المکتبة العصریة بیروت- حلیة الاولیاء، عمر بن خطاب، ۱/۸۸، رقم:۱۳۴ دار الکتب العلمیة بیروت

کے ہاتھ سے لیں گے یا اس سے لوٹیں گے تو یہ غصب اور ڈکیتی کی طرح ہو گا لہٰذا یہ رقم اس کو واپس کرنے کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنا لازم ہو گی۔ بہر حال ایسے موقع پر دو چار سکّے لوٹنے کے لیے مجمع میں نہ گھسا جائے۔ پھر اس طرح رقم لُٹانا اگرچہ ناجائز نہیں ہے مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور مارا ماری تک نوبت جا پہنچتی ہے۔

کیا مسجد کے اوپر گھر بنا سکتے ہیں؟

سُوال: کیا مسجد کے اوپر گھر بنا سکتے ہیں؟(سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: اگر مسجد بن چکی ہے تو یہ تَحْتُ الثَّرٰی سے لیکر عرشِ عُلٰی تک مسجد ہو گئی یعنی ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کی ساری فضا مسجد ہے۔[1] اب اس کے اوپر مکان نہیں بنا سکتے۔[2]

چھوٹے پلاٹ والی مسجد کے اوپر گھر بنانے کا حکم

سُوال: بعض اوقات مسجد کا پلاٹ چھوٹا ہوتا ہے تو دو تین منزل کی مسجد بنا دیتے ہیں اور اوپر والی منزل پر امام صاحب کی رہائش بنا دی جاتی ہے تو یہ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ مسجد پر گھر بنا ہوا ہے، اس کی وضاحت فرما دیجیے۔(رُکنِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: اگر مسجد کمپلیٹ ہونے سے پہلے (نیتِ مسجد کرنے سے پہلے) گھر بنایا تو دُرُست ہے ورنہ نہیں بنا سکتے۔ جب کبھی اس طرح کا کوئی کام کرنا ہو بلکہ مسجد میں کیل بھی ٹھوکنی ہو تو علمائے کرام اور مفتی صاحبان سے راہ نمائی ضرور لے لی جائے کیونکہ وقف کے مسائل دیگر مسائل کے مُقابلے میں بہت سخت ہیں۔

”اللہ میاں بارش دو، سو برس کی نانی دو“ کہنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات بارش کا موسم ہونے لگتا ہے اور بارش نہیں ہوتی تو لوگ طرح طرح کے جملے کہتے ہیں: ”اللہ میاں بارش دو، سو برس کی نانی دو“ اس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: ”سو برس کی نانی دو“ اس کا کیا مطلب ہے معلوم نہیں، یہ جملہ بچے بولتے ہیں ان کو بھی اس کے معنٰی معلوم نہیں

---

1 ...... فتاوی رضویہ، ۸/۸۵

2 ...... فتاوی رضویہ، ۸/۵۰۴ ماخوذاً

ہوتے ہوں گے بس خواہ مخواہ بولتے ہیں نہ بولیں تو اچھا ہے۔ہاں! اللہ میاں کہنا منع ہے لہٰذا اللہ پاک کہا جائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کو میاں کہنے سے منع فرمایا ہے۔[1] کیونکہ میاں کے ایک معنیٰ شوہر بھی ہیں لہٰذا اللہ پاک کے لیے ایسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں جن سے ایسے معنیٰ نکلتے ہوں جو اللہ پاک کی شان کے لائق نہیں۔

سگے دادا کے بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا کیسا؟

سُوال: کیا سگے دادا کے بھائی کی بیٹی سے نکاح جائز ہے جبکہ وہ سگی پھوپھی نہیں ہے؟

جواب: سگے دادا کے بھائی کی بیٹی محارم میں سے نہیں ہے لہٰذا نکاح جائز ہے۔

نماز میں دُرُودِ ابراہیمی کے علاوہ دُرُود پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا نماز میں دُرُودِ ابراہیمی کا صرف پہلا حصّہ پڑھ سکتے ہیں نیز کیا دُرُودِ ابراہیمی پڑھنا ہی ضروری ہے؟

جواب: نماز میں دُرُودِ ابراہیمی کا صرف پہلا حصّہ پڑھنے سے سنت ادا ہو جائے گی بلکہ دُرُودِ ابراہیمی کے علاوہ بھی کوئی دُرُود پڑھیں گے تب بھی سنت ادا ہو جائے گی لیکن مکمل دُرُودِ ابراہیمی جو دو حصوں پر مشتمل ہے یہ پڑھنا افضل ہے۔[2]

”دم دمادم دَسْت گیر“ کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: مدنی چینل پر ایک نعرہ لگایا جاتا ہے: ”دم دمادم دَسْت گیر“ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دم کا معنیٰ ہے سانس تو اس کا مطلب ہوا کہ سانس بہ سانس میرے غوثِ پاک ہیں یعنی ہر ہر سانس میں میرے غوثِ پاک کا ذکر ہے۔ دم کا ایک مطلب وقت بھی ہوتا ہے تو اس کے مطابق مطلب ہو گا کہ ہر وقت غوثِ پاک کا ذکر ہے۔

ایک نو مسلم کا پیدائشی مسلمانوں سے شکوہ

سُوال: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زلفوں کے اسیر، دنیائے اہلِ سنت کے امیر، میرے رہبر، میرے پیر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں عرض ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے UK کے رہائشی ایک

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۱۴
2. نماز کے احکام، ص ۲۲۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

غیر مسلم نے 2014 میں کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوئے، ان کی طرف سے ایک سوال ہے: جن کاموں سے تنگ آکر ہم سکون کی طلب میں اسلام کی طرف بڑھے تو یہ پیدائشی مسلمان ان کاموں کی طرف کیوں جاتے ہیں، شراب، بے حیائی، بدکاری، جوا اور اس طرح کے دیگر کام کرتے ہیں، برائے کرم! آپ اس کا جواب ارشاد فرمادیجیے؟ (رُکنِ شوریٰ کا UK سے سُوال)

جواب: ان کا سُوال ہی چوٹ کرنے والا ہے، جن کاموں کا آپ نے ذکر کیا یقیناً وہ گناہ ہیں اور ایک مسلمان کو یہ نہیں کرنے چاہئیں کوئی کرتا ہے تو اس سے توبہ کرے اور خود کو اس سے بچائے۔ البتہ ان سب گناہوں سے بڑا گناہ کُفر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ اس گناہ سے نکل آئے اور جو پیدائشی مسلمان ہیں وہ اگرچہ بیان کردہ گناہوں میں مبتلا ہیں مگر کُفر کے گناہ سے بچے ہوئے ہیں، اللہ پاک ان کو ہدایت دے کہ یہ ان گناہوں سے بھی باز آجائیں۔ ہم بھی ان مسلمانوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ شراب نہ پئیں دیگر گناہوں سے بھی خود کو بچائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایک تعداد ہے جو ان گناہوں کو چھوڑ کر چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ شریف سجا چکی ہے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے میں مصروف ہے۔ آپ بھی ہمارے ساتھ مل کر کوشش کیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہم شراب پینے اور دیگر گناہ کرنے والے مسلمانوں کو توبہ کروا کر راہِ راست پر لائیں گے۔ آپ اپنا دل بڑا رکھیے اللہ پاک آپ کا اسلام میں داخل ہونا مبارک کرے۔ اب یہ ذہن بنالیجیے کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے اب پلٹ کر نہیں جانا بلکہ آگ میں کودنا گوارا ہے مگر کفر میں جانا گوارا نہیں۔ یہ ذہن بن گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ آگ میں نہیں کودیں گے بلکہ جنّت کے باغات میں جائیں گے اور مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جائیں گے۔

باغِ جنت میں مُحَمَّد مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

عِیادت کے مَدَنی پھول

سُوال: اگر کسی اسلامی بھائی کی عِیادت کے لیے جانا ہو تو کس طرح جائیں، بعض اوقات ہم کسی کی عِیادت کے لیے جاتے ہیں تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس سے سُوالات یا کسی قسم کی بات چیت نہ کی جائے لیکن عِیادت کرنے والا سُوال پر سُوال کرتا ہے اس حوالے سے راہ نمائی فرمادیجیے؟ (گجرانوالہ، پنجاب پاکستان سے سُوال)

جواب: مریض مختلف قسم کے ہوتے ہیں، کسی میں بات کرنے کی بالکل ہمت نہیں ہوتی اور بعض چاہتے ہیں کہ لوگ ہمیں پوچھیں کہ مجھے کیا تکلیف ہے اور میں ساری تفصیل اور پوری فائل ان کے سامنے کھول کر رکھ دوں کہ مجھے کیا کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی نہیں پوچھتا تو وہ خود ہی تفصیل بتانا شروع کر دیتے ہیں حتّٰی کہ عِیادت کرنے والا آئندہ آنے سے بھی کتراتا ہے۔ لہٰذا جیسا مریض ہو اس کے ساتھ ویسا ہی مُعاملہ کیا جائے اگر یہ لگتا ہے کہ مریض سے کچھ پوچھیں گے تو اسے خوشی ہو گی تو پوچھ لیا جائے ورنہ بہتر یہی ہے کہ بِلاضَرورت سُوالات نہ کیے جائیں بلکہ سلام کرکے اس کے لیے تین بار یہ دعا کرلی جائے کیونکہ یہ دعا حدیث شریف میں بیان کی گئی ہے: ”لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه یعنی گھبرانے کی بات نہیں ہے آپ کی بیماری آپ کو گناہوں سے پاک کردے گی۔“ کتابوں میں لکھا ہے کہ بہتر عِیادت وہ ہے جس میں عِیادت کرنے والا جلدی اٹھ جائے کہ زیادہ دیر بیٹھنے سے مریض تکلیف میں آجاتا ہے۔[1]

بعض مریض مُنْتَظِر ہوتے ہیں کہ کوئی آئے تو ٹائم پاس ہو، یہ بے چارے اکیلے بور ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر ایسا کوئی مریض ہے اور اس کے دوست بھی ہیں تو ان کو چاہیے اس کے پاس جاکر بیٹھیں کہ ”لِقَائے خلیل شِفائے علیل ہے“ یعنی دوست کا دیدار بیماری سے شِفا ہے۔

عِیادت کرنے کے آداب

سُوال: اگر کسی کی ایسی کیفیت ہو کہ وہ بات چیت کرنا چاہتا ہے اب کوئی اس کے پاس جائے تو کیا اس جانے والے کے لیے کچھ آداب ہیں کہ وہ کس طرح کی گفتگو کرے، اٹھنے بیٹھنے میں کن چیزوں کا لحاظ رکھے وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھے گفتگو کا مَوْضُوع کیسا ہو؟

جواب: جی ہاں! ہر چیز کے آداب ہیں۔ اگر کسی سے ویسے ہی ملنے گیا تو اس کے بھی آداب ہیں پھر کیا گفتگو کی جائے اس کی بھی احتیاط کرنی ہے کہ تول کر بولا جائے، فُضُول باتوں سے پرہیز کی جائے اور گناہوں بھری گفتگو تو ہے ہی ناجائز اس سے بچنا ضَروری ہے۔ نیز اگر مریض کو اپنے دوست کے آنے سے خوشی ہوتی ہے اور وہ دوست کے آنے کا مُنْتَظِر ہے تو

[1] ......شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

دوست کو اس کے پاس جانا چاہیے۔ ہر بندے کو کچھ باتوں میں دلچسپی ہوتی ہے اگر اس کے سامنے وہ باتیں کی جائیں تو اسے خوشی ملتی ہے تو مریض کے سامنے اس کی دلچسپی والی باتیں کی جائیں جس سے اس کو مزہ آئے جیسے بعض لوگوں کو گپ شپ میں مزہ آتا ہے، بعض کو نعت شریف سننے میں سُکون ملتا ہے تو کسی کو دین کی باتیں سننے سے سُرور حاصل ہوتا ہے، یوں ہی بعض ایسے ہوتے ہیں جو مدنی کاموں کی کارکردگی میں دلچسپی لیتے ہیں تو یہ مریض جس چیز سے خوش ہو اس کے ساتھ وہی انداز اختیار کیا جائے۔

عِیادت کرنے والے کو چاہیے کہ مریض کے پاس کوئی ٹینشن والی بات نہ کرے بلکہ کسی تندرست شخص کو بھی خواہ مخواہ ٹینشن دینے والی بات کر کے پریشان نہ کیا جائے جیسے کوئی کہے کہ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تھا اس نے بولا ہے کہ تمہارے بیٹے کو گردن توڑ بخار ہے، ظاہر ہے یہ سن کر وہ پریشانی میں اپنی گردن چیک کرے گا کہ بیٹے کی تو بعد میں ٹوٹے گی میری گردن ابھی سلامت ہے یا نہیں۔ لہٰذا کسی سے بھی بلاضرورت ایسی بات نہ کی جائے جس سے اس کو صدمہ ہو۔ عام طور پر لوگ سامنے والے کو پریشان کر دینے والی بات کر کے کہتے ہیں: "ٹینشن مت لینا سب صحیح ہو جائے گا۔" تو یہ انداز فائدے مند نہیں ہے بلکہ یہ جملہ "ٹینشن مت لینا" بھی بلاضرورت نہ کہا جائے۔ (1)

---

(1) امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "نہر کی صدائیں" کے صفحہ 19 تا 23 سے عِیادت کے کچھ مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے۔ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے۔ ❁ اتباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر محض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ❁ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ❁ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ❁ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کے لیے صحت وعافیت کی دُعا کیجئے ❁ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی، موقع کی مناسبَت سے نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے ❁ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مریض یا اُس کے نُمایندے سے ملتے ہیں تو کچھ نہ کچھ علاج بتاتے ہیں۔ خبردار! جو طبیب نہ ہونے کے باوجود علاج بتاتے رہتے ہیں وہ اِس سے باز رہیں ❁ مریض کی عِیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے۔ ❁ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے کیونکہ عِیادت حُقوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مُسلِم ہے ❁ مُرتد اور کافرِ حَربی کی عِیادت جائز نہیں۔ (فی زمانہ دُنیا میں سارے کافر حَربی ہیں) ❁ بدمذہب (غیر مُرتد) کی عِیادت کرنا منع ہے۔

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-642-8

0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net